بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت صحابہ

حضرت منذر بن محمد انصاری اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27رجولائی 2018ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صحابہ کے ذکر میں آج میں دو صحابہ کا ذکر کروں گا۔ پہلے ہیں حضرت منذر بن محمد انصاری۔ حضرت منذر بن محمد کا تعلق قبیلہ **بنو جحجبا** سے تھا مدینہ تشریف لانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن محمد اور طفیل بن حارث کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ جب حضرت زبیر بن عوامؓ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور حضرت ابوسبرۃ بن ابی رُہم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو انہوں نے حضرت منذر بن محمد کے گھر قیام کیا۔ حضرت منذر نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی اور بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ بئر معونہ کا واقعہ اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں منذر بن عمرو انصاری کی امارت میں صحابہ کی ایک پارٹی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے کیلئے روانہ فرمائی یہ لوگ عموماً انصار میں سے تھے ان کی تعداد ستر تھی سارے کے سارے قاری تھے یعنی قرآن خوان تھے۔ جب یہ لوگ اس مقام پر پہنچے جو ایک کنوئیں کی وجہ سے بئر معونہ کے نام سے مشہور تھا تو ان میں سے ایک شخص حرام بن ملحان جو انس بن مالک کے ماموں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعوت اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامر کے رئیس اور ابوبراء عامر کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس آگے گئے باقی صحابہ پیچھے رہے۔ جب حرام بن ملحان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے طور پر عامر بن طفیل اور ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے شروع میں تو منافقانہ طور پر بڑی آؤ بھگت کی اور جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگے تو ان میں سے بعض شریروں نے کسی آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے اس بے گناہ ایلچی کو پیچھے کی طرف سے نیزے کا وار کر کے شہید کر دیا اس وقت حرام بن ملحان کی زبان پر یہ الفاظ تھے اللہ اکبر فزت ورب الکعبۃ۔ کہ اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم کہ میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ عامر بن طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ قبیلہ بنوسلیم میں سے بنو رِعل اور ذکوان غیرہ کو لے کر باقی صحابہ قلیل اور بے بس جماعت پر حملہ آور ہو گیا اور سب کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا صرف ایک صحابی بچے جن کا نام کعب بن زید تھا۔ صحابہ کی اس جماعت میں سے دو شخص یعنی عمرو بن امیہ زمری اور منذر بن محمد اس وقت اونٹوں وغیرہ کے چرانے کے لئے اپنی جماعت سے الگ ہو کر ادھر ادھر گئے ہوئے تھے۔ جب واپس ہوئے اور یہ نظارہ دیکھا تو انہوں نے کہا جہاں ہمارا امیر منذر بن عمرو شہید ہوا ہے وہیں ہم بھی لڑیں گے۔ اس طرح منذر بن محمد اور ان کے ساتھی دشمنوں سے لڑ کر شہید ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے صحابی ہیں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ان کا تعلق قبیلہ لخم سے تھا حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بنو اسد کے حلیف تھے ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اہل یمن میں سے تھے۔ جب حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور آپ کے غلام سعد نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو دونوں حضرت منذر بن محمد بن عقبی کے پاس رہے۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق

سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک تبلیغی خط دے کر مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا۔ حضرت حاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر اندازوں میں سے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے بہترین گھڑسواروں اور شعراء میں سے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ عبیداللہ بن حمید کے غلام تھے اور آپ نے اپنے مالک سے مکاتبت کر کے آزادی حاصل کر لی تھی اور مکاتبت کی رقم انہوں نے فتح مکہ کے دن ادا کی تھی۔ حضرت ام سلمہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جو شادی کا پیغام بھیجا تھا وہ حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجا تھا۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالک نے حاطب بن ابی بلتعہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن اپنا خون آلود چہرہ دھو رہے تھے۔ حاطب نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عتبہ بن ابی وقاص نے میرے چہرے پر پتھر مارا ہے۔ حضرت حاطب کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں نے یہ آواز پہاڑی پر سنی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیئے گئے ہیں اور اس آواز کو سن کر میں اس حالت میں یہاں آیا ہوں جیسے جسم میں جان نہیں۔ حضرت حاطب عتبہ کی طرف گئے وہ چھپا ہوا تھا یہاں تک کہ آپ اسے قابو کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت حاطب نے تلوار کے وار سے اس کا سر اتار دیا پھر آپ اس کا سر اور سامان اور اس کا گھوڑا پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کیلئے دعا کی۔ اللہ تجھ سے راضی ہو اللہ تجھ سے راضی ہو۔ دو دفعہ فرمایا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی وفات 30 ہجری میں مدینہ میں 65 سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ سے ایک خط مقوقس والی مصر کے نام بھیجا تھا جو قیصر کے ماتحت مصر اور اسکندریہ کا والی یعنی موروثی حاکم تھا اور قیصر کی طرح مسیحی مذہب کا پیرو تھا۔ اس کا ذاتی نام جریج بن مینا تھا۔ وہ اور اس کی رعایا قبطی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

خط کا مضمون یہ تھا: میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے قبطیوں کے رئیس مقوقس کے نام ہے سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے اس کے بعد اے والی مصر میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کرو کہ اب صرف یہی نجات کا رستہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر دے گا لیکن اگر آپ نے روگردانی کی تو علاوہ آپ کے اپنے گناہ کے قبطیوں کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہو گا اور اے اہل کتاب اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے ہی کسی کو اپنا اور حاجت روا نہ گردانیں پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہر حال خدائے واحد کے فرمانبردار بندے ہیں۔

مقوقس نے خط پڑھا اور پھر حاطب بن ابی بلتعہ سے مخاطب ہو کر نیم مذاقیہ رنگ میں کہا کہ اگر تمہارا یہ صاحب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی خدا کا نبی ہے تو اس خط کے بھجوانے کی بجائے اس نے میرے خلاف خدا سے یہ دعا ہی کیوں نہ کی کہ خدا اُسے مجھ پر مسلط کر دے۔ حاطب نے جواب دیا کہ اگر یہ اعتراض درست ہے جو تم کر رہے ہو تو وہ حضرت عیسیٰ پر بھی پڑتا ہے انہوں نے اپنے مخالفوں کے خلاف اس قسم کی دعا کیوں نہیں کی تھی۔ پھر حاطب نے مقوقس کو از راہ نصیحت کہا کہ آپ سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں کیونکہ اس سے پہلے آپ کے اسی ملک مصر میں ایک ایسا شخص یعنی فرعون گزر چکا ہے جو یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہی ساری دنیا کا رب اور حاکم اعلیٰ ہے جس پر خدا نے اسے ایسا پکڑا کہ وہ اگلوں اور پچھلوں کے لئے عبرت بن گیا۔ پس میں آپ سے مخلصانہ طور پر عرض کروں گا کہ آپ دوسروں کے حالات سے عبرت پکڑیں اور ایسے نہ بنیں کہ

دوسرے لوگ آپ کے حالات سے عبرت پکڑیں۔ مقوقس نے جب دیکھا کہ اتنی جرأت سے بول رہے ہیں تو کہنے لگا بات یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے ایک دین حاصل ہے اس لئے جب تک ہمیں اس سے کوئی بہتر دین نہ ملے ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے یعنی عیسائیت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ حاطب رضی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اسلام وہ دین ہے جو سب دوسرے دینوں سے غنی کر دیتا ہے آخری دین ہے اور سب دین اس میں سمٹ گئے ہیں لیکن وہ یقیناً آپ کو اس بات سے نہیں روکتا کہ آپ حضرت مسیح ناصری پر بھی ایمان لائیں بلکہ وہ سب سچے نبیوں پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے اور جس طرح حضرت موسیٰ نے حضرت عیسیٰ کی بشارت دی تھی اسی طرح حضرت عیسیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بھی دی ہے۔ اس پر مقوقس کچھ سوچ میں پڑ کر خاموش ہو گیا مگر اس کے بعد ایک دوسری مجلس میں جبکہ بعض بڑے بڑے پادری بھی موجود تھے مقوقس نے حاطب سے پھر کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے نبی اپنے وطن سے نکالے گئے تھے انہوں نے اس موقع پر اپنے نکالنے والوں کے خلاف بددعا کیوں نہ کی۔ حاطب نے یہ بات سنی تو اس کو جواب دیا کہ آپ کے مسیح کو تو یہودیوں نے پکڑ کر سولی کے ذریعہ ختم ہی کر دینا چاہا مگر پھر بھی وہ اپنے مخالفوں کے خلاف بددعا کر کے انہیں ہلاک نہ کر سکے مقوقس نے جب یہ جواب سنا تو متاثر ہوا، کہنے لگا کہ تم بیشک ایک عقلمند انسان ہو اور ایک دانا انسان کی طرف سے سفیر بن کر آئے ہو۔

اس خط سے ظاہر ہے کہ مقوقس مصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے ساتھ عزت سے پیش آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی میں ایک حد تک دلچسپی بھی لی مگر بہر حال اس نے اسلام قبول نہیں کیا اور دوسری روایتوں سے پتا لگتا ہے کہ عیسائی مذہب پر ہی اس کی وفات ہوئی۔ جو خط مقوقس کو لکھا گیا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات زائد بیان فرمائی ہے کہ یہ خط بعینہٖ وہی ہے جو روم کے بادشاہ کو لکھا گیا تھا صرف یہ فرق ہے کہ اس میں یہ لکھا تھا کہ اگر تم نہ مانے تو رومی رعایا کے گناہوں کا بوجھ بھی تم پر ہوگا اور اس میں یہ تھا کہ قبطیوں کے گناہوں کا بوجھ تم پر ہوگا۔ جب حاطب رضی اللہ عنہ مصر پہنچے تو اس وقت مقوقس اپنے دارالحکومت میں نہیں تھا بلکہ اسکندریہ میں تھا۔ حاطب اسکندریہ گئے جہاں بادشاہ نے سمندر کے کنارے ایک مجلس لگائی ہوئی تھی۔ اردگرد پہرہ تھا انہوں نے دور سے خط کو بلند کر کے آوازیں دینی شروع کیں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس شخص کو لایا جائے اور پھر ان کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

یہ وہ لوگ تھے جو بڑی جرأت سے اور بڑی حکمت سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ کسی حاکم یا والی یا بادشاہ کے سامنے ان کو کبھی خوف نہیں تھا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے فتح مکہ سے قبل ایک خط کے ذریعہ مکہ والوں کو آنحضور ﷺ کے مکہ کوچ کرنے کی خبر دینے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ ایسا ایک خط آپ نے مکہ جانے والی ایک عورت کے ہاتھ دیا تھا۔ آنحضور ﷺ کو اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی اور آپ نے حضرت علی اور بعض صحابہ کو اس کے پیچھے بھیجا اور انہوں نے وہ خط اس عورت سے لے کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضور ﷺ نے حضرت حاطب سے جب پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے یہ کام کسی کفر یا منافقت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے رشتہ داروں کے احسانات کا بدلہ چکانے کیلئے لکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ہے اور ان کو معاف فرما دیا۔

حضرت ابوبکر نے بھی حضرت حاطب کو مقوقس کے پاس مصر بھیجا تھا اور ایک معاہدہ ترتیب دیا تھا جو حضرت عمرو بن عاص کے مصر کے حملہ تک طرفین کے درمیان قائم رہا ایک امن کا معاہدہ تھا۔

حضرت حاطب کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت حاطب خوبصورت جسم کے مالک تھے ہلکی داڑھی تھی گردن جھکی ہوئی تھی پست قامتی کی

طرف مائل اور موٹی انگلیوں والے تھے۔

یعقوب بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے اپنی وفات کے دن چار ہزار درہم اور دینار چھوڑے آپ غلہ وغیرہ کے تاجر تھے اور آپ نے اپنا ترکہ مدینہ میں چھوڑا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حاطب کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی شکایت لے کر آیا۔ غلام نے کہا کہ اے اللہ کے رسول حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوگا۔ کوئی سخت سست کہا ہوگا اس کو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے وہ اس میں ہرگز داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہوا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت حاطب مدینہ کے بازار میں خشک انگور بازار کے ریٹ سے کم قیمت پر فروخت کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپؓ نے انہیں حکم دیا کہ آپ اپنے گھر جا کر یہ انگور فروخت کریں۔ بازار میں اتنی سستی قیمت پر یہ فروخت کرنے نہیں دیں گے۔ اس سے بازار کا بھاؤ خراب ہوتا ہے۔ فقہا نے حضرت عمرؓ کی رائے کو ایک قابل عمل اصل کے طور پر تسلیم کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ حکومت اسلامی کا یہ فرض ہے کہ وہ بازار کی قیمتیں مقرر کرے۔

چراگاہ اور وہاں پانی کیلئے کنوئیں کھدوانے کا کام بھی اسلامی حکومت کا کام ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب سے ایک چراگاہ میں کنواں کھدوایا تھا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقیع کے مقام سے گزرے تو وہاں وسیع علاقہ اور گھاس دیکھی بہت سے کنوئیں بھی تھے وہاں زمین کا پانی بھی اچھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کنوؤں کے پانی کے متعلق پوچھا تو عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول پانی تو بڑا اچھا ہے یہ لیکن جب ہم ان کنوؤں کی تعریف کرتے ہیں تو ان کا پانی کم ہو جاتا ہے اور کنوئیں بیٹھ جاتے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو حکم دیا کہ وہ ایک کنواں کھودیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ بنانے کا حکم دیا۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے مصنف سیرۃ الصحابہ لکھتے ہیں کہ بہت زیادہ وفا شعار تھے احسان پذیری اور صاف گوئی ان کے مخصوص اوصاف ہیں۔ احباب اور رشتہ داروں کا بے حد خیال رکھتے تھے اور فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے مشرکین کو جو خط لکھا تھا جس کا ذکر ہو چکا ہے وہ درحقیقت رشتہ داروں کے خیال کی وجہ سے ہی تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس نیت خیر اور صاف گوئی کو ملحوظ رکھ کر ان سے درگذر فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کی اعلیٰ خصوصیات کا حامل ہمیں بھی بنائے اور ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 27th - July - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB